سوال

(175) شیعہ کی نظر میں قرآن کی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیعہ کی نظر میں قرآن کریم کی کیا حیثیت ہے محرف ہے یا غیر محرف؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کے زریں عہد اول سے لے کر آج تک ہر دور اور ہر زمانے میں نسل در نسل مسلمانوں کا متفقہ طور پر اجماعی عقیدہ چلا آیا ہے ۔ کے کتاب الٰہی ہر قسم کے حوادثات وتغیرات اور تبدیلیوں کے شائبوں سے محفوظ و مامون ہے ۔

روئے زمین پر صرف شیعہ ہی ایک ایسی مبہوت قوم ہے ۔ جس کے زعم باطل کے مطابق قرآن کریم اپنی اصلی شکل وصورت میں ہمارے درمیان موجود نہیں بلکہ اس کا کثیر حصہ دست بردزمانہ ہوچکا ہے ۔ اعوذباللہ من ھذہ العقیدة الفاسدة

درحقیقت شیعہ کوئی مستقل مذہب نہیں ۔ بلکہ انتقامی جذبہ پر مبنی ایک منفی تحریک کا نام ہے ۔ جس کی بناء شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثاروں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے عداوت ودشمنی پر قائم ہے ۔ یہ وہی عظیم ہستیاں ہیں ۔ جنھوں نے غلبہ اسلام کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پش کرتے ہوئے شرق وغرب میں اسلامی پرچم کو لہرایا ۔ ان کے ہاتھوں دشمنان اسلام کو شدید ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا ۔ بالخصوص یہودونصاریٰ نے بری طرح زلت آمیز شکستیں کھائیں ۔ عیسائیوں نے صلیبی جنگیں لڑ کر انتقامی جذبہ کو ٹھنڈا کیا مگر یہودیوں میں اتنی ہمت نہ تھی کہ میدان کارزار میں مسلم مجاہدین کا مقابلہ کرسکتے اسلئے انہوں نے زیر زمین سازشوں کے جال پھیلانے شروع کردیئے جس کے نتیجہ میں ابتداء سبائی ٹولہ نمودار ہوا ۔

ان لوگوں نے عمائدین اسلام کے بارے میں عوام کے اذہان میں طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا کرنے کی مہم شروع کردی ۔ کاتبین وحی حفاظ قرآن اور اس کی نشرواشاعت اور حفاظت کرنے والوں کے اعتماد کو مجروح کرنے کی سازش کی ۔

اس سے ان کا اولین مقصد اسلام کے بنیادی ماخذ قرآن مجید سے لوگوں کا اعتماد مجروح کرنا تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک پر اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کے لئے مثالی کردار کے حامل راویوں پر جرح وقدح کی مذموم اور ناکام سعی کرنا تھا کہ اس کے درپردہ متلاشیان حق کی راہیں مسدود ہوسکیں ۔ جب اصلی ہیت میں نہ کتاب وہی ہے اور نہ سنت تو صحیح راہنمائی کہاں سے حاصل ہو؟

رفتہ رفتہ اسی سازشی ٹولے نے ذخیرہ احادیث کے مقابلے میں اقوال ائمہ کے نام سے کتابیں مرتب کیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو بدنام کرنے کےلئے خانوادہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شخصیتوں سے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے اختلاف ان پر مظالم اور حق تلفیوں کے افسانے اس طریقے سے مشہور کئے کہ سادہ لوح مسلمان بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

المختصر روافض کا یہ عقیدہ ہے کہ صحیح قرآن اس وقت ہماری نظروں سے اوجھل ہے امام مہدی اسے لے کر غار میں چھپ گئے ہیں۔(وہ مہدی جس کا وجود فی الواقع موہوم ہے) بقول شخصے ان کا ظہور اس وقت ہوگا جب ساری دنیا میں تین سو تیرہ پکے سچے شیعہ موجود ہوئے چنانچہ شیعہ کی معتبر کتاب ''احتجاج طبرسی'' میں ہے :

''یجتمع الیہ من اصحابہ عدۃ اہل بدر ثلث مائۃ وثلثۃ عشر رجلا من اقاصی الارض ان قال : فاذا اجتمعت لہ ہذہ العدۃ من اہل الاخلاص اظہر اللہ امرہ''(ص 123 طبع ایران)

یعنی ''امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اصحاب بدر کی گنتی برابر تین سو تیرہ مرد دنیا کے اطراف واکناف سے جمع ہوجائیں گے۔جب مخلصین کی تعداد ہذا جمع ہوگی تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان کی دعوت کو غلبہ بخشے گا۔

اب شیعہ حضرات کےلئے مقام غور ہے کہ صدیاں گزرنے کے باوجود آج تک اپنے میں مخلصین کی مذکورہ تعداد پیدا نہ کرسکے۔جبکہ سید لطف اللہ صافی ایک شیعی عالم شیعہ کی تعداد دس ملین سے زائد کا دعویدار ہے۔اس سے ہر ذی شعور انسان اندازہ کرسکتا ہے کہ آخر کتنی کثرت کا شمار کس پلڑے میں ہے؟دوسری بات یہ ہے کہ اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے ایمان واخلاص کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔جسے ان لوگوں نے خوانخواہ متنازعہ فیہ بنا چھوڑا ہے۔کیونکہ یہاں تین سو تیرہ کا عدد محض مدح وارد ہوا ہے۔

امام ابن حزم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

''ومن قول الامامیۃ کلہا قدیما وحدیثا ان القرآن مبدل زید فیہ مالیس منہ ونقص منہ کثیر وبدل منہ کثیر''

(الملل والنحل 4/128 مکتبۃ المثنی بغداد)

''ہر دور میں سب امامیہ کا یہ عقیدہ رہا ہے کہ قرآن میں ردوبدل ہوا ہے اس میں کچھ اضافے ہیں جو اصل میں نہیں اور بہت ساری کمی وبیشی اور تبدیلی ہوئی ہے۔''

اسی طرح عیسائیوں نے جب قرآن کی تبدیلی پر شیعہ کے قول سے دلیل وحجت لینے کی کوشش کی تو امام موصوف نے ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا :

''ان دعویٰ الشیعۃ لیست حجۃ علی القرآن ولا علی المسلمین لانہم لیسوا منا ولسنا منہم''(الملل والنحل 2/78)

''شیعہ کے دعوے کو دلیل کے طور پر قرآن اور مسلمانوں کے خلاف پیش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان کا تعلق نہ ہمارے ساتھ ہے اور نہ ہمارا تعلق ان سے ہے۔یعنی شیعہ مسلمان نہیں۔''

پھر یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس کا تذکرہ تمام شیعی کتب امہات المراجع تفسیر حدیث فقہ عقائد وغیرہ میں باقاعدہ دلائل وبراہین سے موجود ہے کمال یہ ہے کہ موضوع ہذا پر مستقل ایک شیعی معتبر تصنیف موجود ہے۔جس کا نام ہی مسمیٰ پر واضح برہان ہے نام ملاحظہ فرمایئں

(فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب لنوری الطبرسی)

علامہ محب الدین الخطیب اپنی شہرہ آفاق کتاب ''الخطوط العریضۃ'' میں رقم طراز ہیں :

''حتیٰ کہ وہ قرآن جو ہم اہل سنت کو اور ان کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا ایک جامع مرجع ہے۔ان شیعہ کے نزدیک اصول دین سرتاپا اس کی آیات کی تاویل پر اور ان معانی

کے افکار پر قائم ہیں۔ جو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھے اور ائمہ اسلام نے اس نسل سے سمجھے جس پر قرآن نازل ہوا۔ بلکہ ایک بڑے نجفی عالم نے اور وہ الحاج مرزا حسین بن محمد تقی نوری طبرسی ہے جس کی 1320ء میں وفات کے وقت شیعہ حضرات نے اتنی تعظیم وتکریم کی کہ اس کو نجف میں مشہد مرتضوی کی عمارت ''ایوان جوہ بانوں عظمی بنت سلطان ناصر دین اللہ'' میں دفن کیا اور یہ ''دیوان جو قبلیعہ'' نجف اشرف میں (باب قبلہ سے صحن مرتضوی کی طرف اندر دائیں جانب جوان کے نزدیک بہت مقدس جگہ ہے) اس نجفی عالم نے 1293ء کو نجف میں اس قبر کے پس جو امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ایک کتاب تالیف کی جس کا نام اس نے فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب'' رکھا۔جس میں اس نے مختلف زمانوں کے علماء شیعہ اور ان کے مجتہدین کی سینکڑوں نصوص جمع کیں۔کہ قرآن میں کمی بیشی کی گئی ہے۔ طبرسی کی یہ کتاب ایران میں 1289ء میں طبع ہوئی۔اس کی طباعت کے وقت اس کے گرد ایک شور مچ گیا کیونکہ شیعہ چاہتے تھے کہ قرآن کے بارے میں تشکیک ان کے خواص ہی تک محدود رہے اور ان کی سینکڑوں معتبر کتب میں ہی بکھری رہے۔اور یہ سب کچھ ایک ہی کتاب میں جمع نہ ہو۔جس کے ہزاروں نسخے شائع ہوں۔اور ان کے مخالفین اس سے آگاہ ہوں۔اور تمام لوگوں کی نظروں کے سامنے یہ ان کے خلاف حجت ثابت ہو جب ان کے عقلاء نے یہ اعتراضات اور ملاحظات ظاہر کئے تو اس کتاب کے مولف نے اس بارے میں ان کی مخالفت کی۔اور اس نے ایک اور کتاب تالیف کی جس کا نام اس نے ''رد بعض الشبھات عن فصل الخطاب فی اثبات تحریف رب الارباب'' رکھا۔اور یہ دفاع اس نے اپنی زندگی میں اپنی موت سے تقریباً دو سال پہلے لکھا۔اور شیعہ حضرات نے اس کے یہ ثابت کرنے کی کوشش پر کہ قرآن محرف ہے اسے یہ بدلہ دیا کہ نجف میں مشہد علوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک ممتاز جگہ میں اسے دفن کیا۔اور یہ نجفی عالم قرآن میں نقص وارد ہونے کے متعلق جو استشہاد کرتا ہے اور اقتباس لاتا ہے اس کا ذکر اس نے اپنی کتاب کے صفحہ 180 پر ایک سورت سے کیا ہے جسے شیعہ ''سورۃ الولایۃ'' کہتے ہیں جس میں ولایت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے :

''یاایہا الذین امنوا بالنبی والولی بعثنا ہما یہدیا نکم الی الصراط المستقیم''

چند سطور بعد فرماتے ہیں :

''جس طرح اس نجفی عالم نے ''سورۃ الولایۃ'' سے یہ استشہاد کیا ہے کہ قرآن محرف ہے۔اسی طرح کتاب (الکافی) جو شیعہ کے نزدیک وہی درجہ رکھتی ہے جو مسلمانوں کے نزدیک ''صحیح البخاری'' کا ہے اس کی ایرانی طبع 1278ھ کے صفحہ 289 پر درج ذیل عبارات سے استشہاد کیا ہے۔''

''روي عدة من اصحابنا عن سھل بن زيادة عن محمد بن سليمان عن بعض اصحابه عن ابي الحسن عليه السلام (اي ابو الحسن الثاني علي بن موسى الرضا المتوفىٰ سنة ٢٠٦ھ) قال: قلت له: جعلت فداک انا نسمع الايات فی القرآن ليس ہی عندنا کما نسمعھا ولانحن ان نقراہا کما بلغنا عنکم فھل ناثم ؟ فقال: لا اقراوا کما تعلمتم فسيجيکم من يعلمکم''

''ہمارے متعدد اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے محمد بن سلیمان سے اس نے اپنے بعض اصحاب سے اس نے ابو الحسن (یعنی ابو الحسن ثانی علی بن موسیٰ رضا متوفی 206ھ) سے روایت کیا۔کہا میں نے اس سے کہا میں آپ پر قربان ہم قرآن میں آیات سنتے ہیں جو ہمارے ہاں (قرآن میں) ایسی نہیں جیسی کہ ہم سنتے ہیں اور نہ ہم ان کی اچھی طرح سے تلاوت ہی کرسکتے ہیں جس طرح کہ آپ سے ہمیں پہنچتی ہیں تو کیا ہم گناہ کا کام کرتے ہیں ؟ تو اس نے کہا : نہیں، جس طرح تم نے سیکھا ہے پڑھتے رہو۔جلد ہی تمہارے پاس وہ آئے گا جو تمھیں تعلیم دے گا۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہ کلام شیعہ علی بن موسیٰ کے بارے میں گھڑا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے ہاں یہ فتویٰ ہے کہ جو اس طرح قرآن پڑھے کہ جس طرح لوگ مصحف عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سیکھتے ہیں وہ گناہگار نہیں ہوتا۔ ویسے شیعہ کے خاص لوگ مصحف عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سیکھتے ہیں وہ گناہگار نہیں ہوتے۔ لیکن شیعہ کے خاص لوگ مصحف عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف ایک دوسرے کو بتاتے رہتے ہیں۔کہ اصل قرآن یہ نہیں بلکہ وہ اور ہے جو موجود ہے۔یا ان کے ائمہ اہل بیت کے پاس موجود تھا ان کے اس مزعومہ قرآن کے درمیان جسے وہ رازداری سے ایک دوسرے کو بتاتے ہیں۔اور تقیہ کے عقیدہ پر عمل کرتے ہوئے اس کا برملا اظہار نہیں کرتے۔اور اس مصحف عثمانی کے درمیان وہی تقابل ہے جسے حسین بن محمد تقی نوری طبرسی ن اپنی کتاب'' (فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب لنوری الطبرسی) میں جمع کیا ہے۔

یہ کتاب ان کے علماء سینکڑوں نصوص پر مشتمل ہے جو ان کی معتبر کتب میں موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ شیعہ قرآن میں تحریف پر پختہ ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں چاہتے کہ قرآن کے بارے میں ان کے اس عقیدہ پر کوئی شورش وہنگامہ برپا ہو۔

نوری طبرسی نے ''مسئلہ امامت'' پر بحث کرتے ہوئے فصل الخطاب 216 طبع ایران میں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان تحریر کیا ہے:

''لوترک القرآن کما انزل لالفیتنا فیہ مسمین''

یعنی ''اگر قرآن اس طرح چھوڑا جاتا جیسے نازل کیا گیا تھا تو اسے مخاطب! تو ہمیں اس میں نام بنام پاتا۔''

نیز تفسیر ''صافی'' میں مقدمہ سادسہ کے تحت ص 25 پر ہے:

''لولا زید فی القرآن ونقص ما خفی حقنا علی ذی حجی''

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر قرآن میں بڑھایا اور گھٹایا نہ گیا ہوتا تو ہمارا حق (یعنی امامت) کسی ذی عقل پر پوشیدہ نہ رہتا۔''

کلینی نے اپنی 'الکافی'' میں اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

''ان القرآن الذی جاء بہ جبرائیل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ عشر الف ایۃ''(کتاب فضل القرآن: 2/634)

''یعنی وہ قرآن جسے لے کر جبرائیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے وہ سترہ ہزار آیات پر مشتمل تھا۔''

جبکہ یہ بات معروف ہے کہ قران کریم کی کل 6666 آیات ہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ دو تہائی قرآن پاک ہوا کی نذر ہوگیا اور موجودہ صرف ایک تہائی ہے کلینی نے باقاعدہ اپنی'' کافی'' میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔ اور اس کے اثبات کےلئے ایک مستقل تبویب قائم کی ہے:

''باب ذکر الصحیفۃ والحفر والجامعۃ ومصحف فاطمۃ علیہا السلام''

اس کے تحت جو روایت بیان ہوئی ہے کافی تفصیلی ہے۔ چند فقروں کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

''پھر امام نے فرمایا: ہمارے پاس مصحف فاطمہ ہے اور لوگوں کو کیا معلوم کہ مصحف فاطمہ کیا چیز ہے۔! فرمایا وہ مصحف ہے جو تمہارے قرآن میں سے تین گنا زیادہ ہے۔ اور اللہ کی قسم تمہارے اس قرآن کا ایک حرف بھی اس میں نہیں ہے بلکہ عبارت ہذا تو اس بات کی مؤید ہے۔ کہ موجودہ مصحف کلی طور پر مصحف فاطمہ سے مختلف ہے جس کا حجم مولف ''کافی'' نے ستر ہاتھ لمبا بیان کیا ہے۔''

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ روافض کا موجودہ قرآن پر کس حد تک یقین ایمان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیعہ کے نزدیک موجودہ قرآن کی شرعی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر کوئی بات بادل نخواستہ مسلمہ ی اقابل اعتراف ہے تو وہ صرف تقیہ کے طور پر جو دراصل جھوٹ سے تعبیر ہے۔

شاید کسی کو تردد لاحق ہو جب تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ قرآن غیر محرف ہے آخر شیعہ کو کیا تکلیف ہے اسے غیر محرف کیوں تسلیم نہیں کرتے۔ اصلاً اس کی وجہ یہ ہے کہ تاریخی اعتبار سے یہ امر مسلمہ ہے کہ جامع قرآن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جب یہ لوگ حضرات شیخین کے ایمان کی حقیقت کو تسلیم کرنے سے قاصر ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کے جمع شدہ قرآن پر ایمان لے آئیں۔ اگر اسے تسلیم کریں تو حضرات موصوفین کی دیانت وامانت بھی تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ جو ان کی عقول نحیفہ سے بالاتر شے ہے۔

(استغفر الله الذي لا اله الا هو واتوب اليه وان يلهنا حب الرسول اہل بيته وصحبه اجمعين آمين يا رب العالمين!)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص476

محدث فتویٰ